دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے

(تقریر فرمودہ ۳۰/اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان)

شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے[1] پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی۔ غرض جتنے اہم کام ہیں ان میں آپ نے دائیں کو ترجیح دی ہے سوائے ایسے کاموں کے جن کے اندر ناپاکی کا کچھ پہلو ہو اِن میں بائیں کو رکھا ہے مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہئے۔ یہ جو دائیں کو فوقیت حاصل ہے یہ صرف انسانوں ہی میں نہیں بلکہ اکثر جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے ان میں سے بھی اکثر دائیں ہاتھ سے ہی کام کرتے ہیں۔ گو وہ انسان کی طرح تو نہیں کرتے مگر دائیں سے کام کرنے کی رغبت ان میں بھی پائی ضرور جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو گھوڑا اگر کھڑا ہو اور اُس کو چلانا چاہو تو وہ پہلے اپنا دایاں پیر استعمال کرتا ہے، بعض اور جانور بھی دائیں کو استعمال کرتے ہیں، شیر جب بھی پنجہ مارتا ہے دائیں ہاتھ کا مارتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جانور بھی انسان ہی کی طرح کرتے ہوں بلکہ اکثریت دایاں ہاتھ استعمال کرنے والے جانوروں کی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عوام الناس میں بھی خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں کثرت دائیں کے استعمال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے ہی دائیں کو اہمیت دی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے تحت دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کو ترجیح دی ہے۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے دائیں بائیں کے لئے یمین و شمال[1] کے الفاظ رکھے ہیں۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ[2] یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ یہاں بھی یمین کا لفظ بولا گیا ہے غرض اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب یمین کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے کوئی شخص آپ کے لئے کچھ دودھ لے کر آیا اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دودھ لے لیں۔ آپ نے اُس سے دودھ لے لیا اس میں سے تھوڑا سا پینے کے بعد آپ نے دائیں بائیں دیکھا، ممکن ہے کہ اس وقت تنگیِ رزق ہو یا آپ کو خیال آیا ہو کہ حضرت ابوبکرؓ کو کچھ تکلیف ہے کیونکہ اُن دنوں ان کی صحت کچھ کمزور تھی، آپ نے چاہا کہ وہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا جائے مگر حضرت ابوبکرؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا بیٹھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ حق تو دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے تمہارا ہے مگر مَیں یہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ بائیں بیٹھے ہیں اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ مَیں حضرت ابوبکرؓ کو دے دوں۔ وہ لڑکا کہنے لگا اگر حق دائیں والے کا ہے تو مَیں یہ تبرک نہ دوں گا۔[3]

یہ ایک عشقیہ رنگ ہے اُس وقت اس لڑکے کو دودھ نظر نہیں آتا تھا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک نظر آتا تھا جب اس لڑکے نے یہ کہا کہ میں یہ تبرک نہیں چھوڑتا تو آپ نے وہ دودھ اسی لڑکے کو دے دیا۔ عام طور پر اتنے چھوٹے لڑکوں کو مجلس میں دُور بٹھایا جاتا تھا مگر اُس دن وہ لڑکا اتفاقاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ اب دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چاہتا تھا کہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیں مگر آپ نے دائیں کو ملحوظ رکھا اور دودھ انہیں نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاص طور پر دائیں کا خیال تھا مگر اس زمانے میں ان باتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جیسا کہ مَیں دعوتوں میں عرصہ سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ بائیں طرف سے کھانا تقسیم کرنا شروع کرتے ہیں

حالانکہ یہ چیز اسلام کی خصوصیات اور رسول کریم صلی اللہ وسلم کے طرزِ عمل کے بالکل خلاف ہے۔ پھر بھی لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً آجکل شمس صاحب آئے ہوئے ہیں اور سارے قادیان میں ان کی دعوتیں ہو رہی ہیں مجھے بھی بُلا لیا جاتا ہے دعوت کرنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے خلیفہ کے سامنے چائے یا کھانا رکھا جائے۔ اُن کی یہ خواہش تو درست ہے مگر میرے سامنے کھانا رکھنے کے بعد وہ بائیں طرف کھانا رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان لوگوں (یعنی شمس صاحب اور سید منیر الحصنی) کو انہوں نے میرے بائیں طرف بٹھایا ہوتا ہے اور چونکہ خلیفہ کے بعد ان مہمانوں کا حق سمجھا جاتا ہے اس لئے مجبوراً ان کو بائیں طرف سے شروع کرنا پڑتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اعزاز کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ سب کام دائیں سے شروع کرنے چاہئیں تو دوسرا کون ہوسکتا ہے جو کہے کہ بائیں سے شروع کرو اس لئے اگر مہمان کو میرے بائیں بٹھاتے ہیں تو چاہئے کہ خواہ مہمان بائیں بیٹھے رہیں کھانا دائیں سے شروع کیا جائے تا کہ غلطی کرنے والے کو سزا ملے اور اس نے جن مہمانوں کی دعوت کی ہے اُن کو سب سے بعد میں کھانا ملے۔ اگر وہ غلطی سے کھانا بائیں ہی کو پھیر دے گا تو دوسری دفعہ اُس کو یاد نہیں آسکے گا اس لئے ضروری ہے کہ بائیں طرف مہمان بٹھانے والا دائیں سے شروع کرے تا کہ اُس کو اس غلطی کی سزا ملے۔ آجکل بہت سے لوگ غلطی کی سزا کو صرف سزا ہی سمجھتے ہیں اصلاح نہیں سمجھتے حالانکہ سزا کی اصل غرض اصلاح ہوتی ہے۔ ہمارے اکثر آئمہ اپنے نفس کو خود سزا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت جب تک ان کے متبعین میں رہی ان کی قوم کے بزرگ بھی اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اپنے آپ کو کئی قسم کی سزائیں دیا کرتے تھے۔

ایک بزرگ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ وہ ساری رات اپنے آپ کو کوڑے مارتے رہتے تھے تو دیکھو وہ اپنے نفس کو خود سزا دیتے تھے۔ یہ ایک اعلیٰ نکتہ اصلاح کا ہوتا ہے۔ پس سزا ٹلانے کے قابل نہیں ہوتی بلکہ وہ ضرور لینی چاہئے تا کہ نفس کی اصلاح ہو۔ یہ تصوف کی بات ہے اور صلحاء میں نفس کی سزا دینا اصولی نکتہ سمجھا جاتا ہے اور ہمیشہ سے اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔

ایک دفعہ مَیں نے فیصلہ کیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری فلاں بات نہ مانے گا مَیں چارپائی پر نہ سوؤں گا بلکہ زمین پر سوؤں گا اور اس طرح اپنے نفس کو سزا دوں گا مگر پہلی ہی رات اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کر کے مجھے کہہ دیا کہ تمہاری وہ بات منظور کی جاتی ہے جاؤ چارپائی پر سوؤ۔ تو بات یہ ہے کہ اگر سزا اصولی ہو اور اُس میں نمائش کا دخل نہ ہو تو تصوف کا حصہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو بھوکا رکھنے کی سزا دیتے ہیں اور کئی کئی دن فاقوں میں گزار دیتے ہیں، بعض لوگ اپنے آپ کو جاگتے رہنے کی سزا دیتے ہیں اور متواتر کئی کئی دن نہیں سوتے اور اس رنگ میں اپنی غلطی کا کفارہ کرتے ہیں۔ ان دعوتیں کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ وہ مہمان کو میرے پاس دائیں بٹھائیں تاکہ وہ دائیں سے کھانا یا چائے شروع کر سکیں ورنہ اگر وہ مہمان کو بائیں بٹھاتے ہیں تو اپنے اوپر یہ سزا لیں کہ مہمان کے سامنے بعد میں کھانا رکھیں مگر ہر حالت میں شروع دائیں طرف سے ہی کیا جائے اور ہمیشہ دائیں کو سب کاموں میں ملحوظ رکھا جائے۔ اب خدا تعالیٰ نے غیر اسلامی لوگوں میں بھی اس کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ یورپین قومیں تو کیپ لیفٹ (KEEP LEFT) پر عمل کرتی ہیں مگر امریکہ والے کیپ رائٹ (KEEP RIGHT) پر عمل کرتے ہیں اور وہ سڑک کے دائیں طرف چلتے ہیں وہ کہتے ہیں دائیں چلنے سے بائیں طرف سڑک پر نظر ہوگی اور دوسری طرف سڑک کی دیوار ہوگی اس لئے ٹریفک (TRAFFICE) میں حادثات کا زیادہ خطرہ نہ ہوگا اس لئے وہ موٹر دائیں طرف چلاتے ہیں اور ڈرائیور کی سیٹ موٹر میں بائیں طرف ہوتی ہے۔

میں جب سفرِ یورپ پر گیا تو فلسطین کے ہائی کمشنر نے میری دعوت کی جب کھانا شروع ہوا تو میں نے چھری کانٹا دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب انہوں نے مجھے دائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا حالانکہ وہ بائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑنے کے عادی تھے اور یورپین قومیں اسی طرح کرتی ہیں۔ ان کی دو باتیں مَیں نے بہت زیادہ محسوس کیں۔ ایک تو یہ کہ جب انہوں نے دعوت کے لئے کہلا بھیجا تو مَیں نے انہیں پہلے سے اطلاع کر دی تھی کہ مَیں عورتوں سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ جب ان کے مکان پر دعوت کے لئے گئے تو چونکہ مَیں نے پہلے سے کہلا بھیجا تھا کہ عورت سے مصافحہ نہیں کرنا

انہوں نے سمجھا کہ عورت کو پاس بھی نہیں بٹھائیں گے جب ان کا پرائیویٹ سیکرٹری اُن کی بیوی کو میرے پاس کی کرسی پر بٹھانے لگا تو انہوں نے منع کر دیا کہ ان کے پاس نہ بٹھاؤ۔ یہ مَیں نے ان کی دو باتیں نوٹ کیں ایک تو یہ کہ انہوں نے ہمارے جذبات کا خیال رکھا اور دوسرے یہ کہ مہمان کے احترام کے لئے انہوں نے بائیں ہاتھ سے نہ کھایا بلکہ دائیں سے کھایا۔ جب غیر اتنا لحاظ کرتے ہیں تو کیا مسلمان کہلانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہیں کریں گے۔ وہ ایک عیسائی تھا اور اس جگہ کا حاکم تھا اس کے مقابلہ میں مَیں رعایا تھا مگر اس نے میرا احترام کیا اور جب مجھے دائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو اس نے بھی دائیں سے کھانا شروع کر دیا بعد میں اس کے متعلق ان سے بات چیت ہوئی اور مَیں نے ان پر ظاہر کیا کہ ''اسلام'' کا حکم ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ تو وہ کہنے لگے ہاں ہاں بڑی اچھی بات ہے اور فطرت کے بھی مطابق ہے۔ پس مؤمن کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بہت زیادہ احترام ہونا چاہئے۔ جو لوگ چھوٹی باتوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احترام نہیں کرتے وہ بڑی باتوں میں تو بالکل ہی نہیں کر سکتے۔

(الفضل ۱۸/ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

۱؎ المعارج: ۳۸

۲؎ الحاقۃ: ۴۵، ۴۶

۳؎ ترمذی ابواب الاشربۃ باب ماجاء ان الایمنین احق بالشرب